



حُسْنِ الْإِنْسَقِ

تبصرہ کی لیے روکتابوں کا آنا ضروری ہے

نام کتاب: احمدیت، اسلام کیوں نہیں؟ مصنف: مولانا نمیر احمد علوی مبصر: سید محمد فیصل بخاری

برائے رابطہ: 0321-8823953

فتنه، فتنہ ہی ہوتا ہے اس کی اپنی کوئی پیچان ہوتی ہے نہ شناخت۔ وہ کسی روپ کا بہروپ دھار کر، دھوکا دہی کی بیساکھیوں پر زندہ رہنے کی ناکام کوشش کرتا ہے لیکن بالآخر روپ نکھر کر روش ہو جاتا ہے اور بہروپ اپنی حقیقت میں واضح ہو کرتا رکھیوں میں گم ہو جاتا ہے۔

اسلام کے خلاف جتنے فتنے اٹھے، وہ اسلام کا نام لے کر اٹھے، لیکن نبی خاتم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”نبیری امت کبھی گراہی پر اٹھی نہیں ہوگی“ کے مطابق امیت مسلمہ کی اکثریت نے انھیں ہمیشہ مسٹر دلیا اور اسلام کی دعوت پوری قوت کے ساتھ جاری رکھی۔ اسلام ہی واحد دین ہے جو مہد سے لحد تک ایک مکمل نظام حیات عطا کرتا ہے۔ قیامت تک ہر زمانے میں زندہ و قائم رہنے کی پوری صلاحیت و طاقت رکھتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو کسی بھی مقام پر تھا نہیں چھوڑتا۔ اسی لیے نبی خاتم سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”بَلَغُوا عَنِي وَلَوَا آیه“ کے تحت اسلام کی دعوت و تبلیغ چودہ سو اڑتمیں بر سر سے جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گی۔

خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی فتنے اٹھے۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنی نے عقیدہ ختم نبوت کے انکار اور اجراء نبوت کے باطل نظر یہ اور فتنہ ارداد کی بنیاد رکھی۔ انھوں نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی و رسول مانتے ہوئے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے خلاف جہاد و قوال کر کے انھیں ختم کیا۔ ایک سیدھا اور سادہ سوال ہے کہ نبی خاتم محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان مدعاویان نبوت کے موقوف اور کسی تاویل کو کیوں تسلیم نہیں کیا؟ یہی سوال تحقیق اور غور و فکر کی بنیاد ہے۔

عہد صحابہ میں ہی دو مدعاویان نبوت، طیجہ اور سچا نامی عورت نے اس سوال پر غور و فکر کیا تو انھیں حق کی روشنی لگی۔ دونوں نے اپنے باطل عقیدہ و دعویٰ سے تو بکی، اسلام کے دائرہ آمن و سلامتی میں پھر سے داخل ہوئے اور ایمان پر موت نصیب ہوئی۔

فتنه قادیانیت، دراصل مسیلمہ کذاب اور اسود عنی کے فتنہ ارداد کی کثری اور تسلسل ہے۔ قادیانی دوستوں سے سوال ہے کہ اگر مسیلمہ اور اسود کے دعاویٰ نبوت، اسلام نہیں تو مرا زاغلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت کیوں نہ اسلام کھلا سکتا ہے؟ جبکہ مرا زاغلام احمد قادیانی بھی مسیلمہ کذاب کی طرح سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی و رسول مانتا ہے۔

مولانا نمیر احمد علوی کا نام چند برس پہلے سنا، غالباً نہ تعارف ہوا، بعض اجتماعات میں ان کی عالمانہ، مناظرانہ اور داعیانہ تقاریر یہیں اور پھر بالمشافہ ملاقاتوں میں ان کے مطالعہ و تحقیق کے جو ہر دیکھیے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مرا زاغلام احمد قادیانی کی کتابوں کا جتنا مطالعہ انھوں نے کیا ہے، خود احمد یوں (قادیانیوں) نے بھی نہیں کیا۔ ان کی تازہ تصنیف

”احمدیت“ اسلام کیوں نہیں؟“ دراصل ان کے ایک سکول و کالج فیلو مسعود احمد نامی احمدی دوست کے دعوے کا جوابی سوال ہے۔ مسعود احمد نے مولانا کو احمدیت قبول کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ: ”احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور یہ کہ جس امام کے آنے کی بشارت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ آپ کا ہے۔“

مولانا منیر احمد علوی نے اپنے احمدی دوست کے دعوے پر غور و فکر شروع کیا، مرزا غلام احمد قادریانی کی کتابوں اور ان

کے پیروکار قادیانیوں کی تحریروں کا مطالعہ کیا تو تحقیق کی کئی رایوں ان پر ہکلتی چلی گئیں۔ ”احمدیت اسلام کیوں نہیں؟“ احمدی دوست مسعود احمد اور جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں کے اسی دعوے کا طویل جوابی بیانیہ ہے جو دو سو سات صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

مولانا منیر احمد علوی نے اپنی اس شاہکار تحقیقی تصنیف میں بڑی دردمندی اور خلوص کے ساتھ احمدی دوستوں کو اسلام کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے مرزا قادریانی کی تحریروں سے پیدا ہونے والے اس گمراہ کن مغالطے کہ ”احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے“ کا خود بانی سلسلہ مرزا غلام احمد کی تحریروں سے ہی رد کر کے سوال اٹھایا ہے کہ ”احمدیت، اسلام کیوں نہیں؟“ انہوں نے احمدی دوستوں سے درخواست کی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیت کے بانی مرزا غلام احمد قادریانی، ان کے فرزندان مرزا بشیر احمد ایم اے، مرزا بشیر الدین محمود اور دیگر قادریانی مصنفوں کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ خاص طور پر ان احمدی حضرات جنہوں نے مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور تحقیق و غور و فکر کے بعد احمدیت ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ پھر اپنی تحقیق کو کتابی شکل میں احمدی دوستوں کے سامنے پیش کیا۔ جن میں سابق احمدی رہنماء شیخ راجیل احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف، ”مضامین راجیل“ احمدی دوستوں کی سچ رہنمائی کرتی ہے اور انھیں تحقیق کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

مولانا منیر احمدی علوی نے احمدی دوستوں کو قرآنی و نبوی اسلوب میں اسلام کی دعوت دیتے ہوئے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے آباء و اجداد کے باطل عقائد کی اندھی اور جامد تقلید کو چھوڑ کر غور و فکر اور تحقیق کی کوشش کریں تو اسلام کے نور ہدایت سے ان کے قلوب منور ہو جائیں گے۔ اس کتاب میں موجود بہت ساری مثالوں میں سے صرف ایک پیش خدمت ہے۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں احمدیوں کو غیر مسلم اقیمت قرار دینے کے حوالے سے ہونے والی کارروائی میں جماعت احمدیہ کے رہنماء مرازا ناصر احمد اپنی ٹیم کے ساتھ شریک تھے۔ اسی ٹیم میں شامل ایک معروف احمدی مرزا سیم اختر چندر ہفتلوں بعد احمد سے تاب ہو کر مسلمان ہو گئے (ص: ۲۰۰)

”احمدیوں کو دعوت اسلام“ کے عنوان سے لکھی جانے والی کتابوں میں مولانا منیر احمد علوی کی یہ کتاب مؤثر ترین کتاب ہے۔ مولانا نے قرآنی و نبوی اسلوب دعوت کو اختیار کرتے ہوئے حکمت و نصیحت، محبت و دل سوزی اور دلائل و براہین کے ساتھ احمدی دوستوں کے درد پر دستک دی ہے۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

مولانا منیر احمد کی دعوت پر اب تک درجنوں احمدی، مسلمان ہو چکے ہیں۔ مولانا کی یہ کتاب زیادہ سے زیادہ احمدی دوستوں تک پہنچنی چاہیے۔ مجھے تویی امید ہے کہ احمدی دوست اس کتاب کے مطالعے سے ضرور ہدایت پائیں گے۔ ان پر یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ ”احمدیت، اسلام نہیں؟“ اللہ تعالیٰ، مولانا کی اس مخلصانہ کاوش کو قبولیت عطا فرمائے اور انھیں آخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)